ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.2, Issue.4 (2023)
(October-December)

Religious Influences on "Madu Jazr- al-Islam

"مدو جزر الاسلام"پر مذہبی اثرات"

Dr. Parveen Akhtar
Dr. Saima Iqbal
Shumila Mushtaq Ahmad
Govt College University Faisalabad Associate Professor,Deparment Urdu
Assistant Professor, Department Urdu, Govt College University Faisalabad
Doctoral Candidate, Department of Urdu Govt college University Faisalabad

Abstract

Altaf Hussain Hali was born in Panipat in 1837. Hali did not get the opportunity of formal education in Panipat or Delhi. He studied Persian, Arabic, philosophy and logic and hadith and commentary books without any system. Urdu poetry enters the modern era and religious influences can be seen most prominently on modern Urdu poetry. Hali's salami tendencies were the most in his poems. No other poet could reach the status of Maulana Hali. . In the mushairas, poems such as Barkharut, Nishat, Umeed aur Munazira, Rahm o Ansaf, and Hub e Watan were recited. The effects of salam on the slogan are prominent. The thematic nature of Altaf Hussain Hali's poems is of moral subjects and these subjects are related to religion in one way or another. The second major achievement of Hali is that he justified poetry for Islam, because for the first time in Urdu poetry, Islamic teachings were popularized by Hali under a strong intellectual system. Hali laid the foundation of Salami trend in Urdu poetry.This article presented the salami trend in Hali,s poetry.

Key words: Altaf Hussain Hali, Urdu poetry, modern era, religious influences, Barkharut, Nishat, Umeed aur Munazira, Rahm o Ansaf, and Hub e Watan.

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.2, Issue.4 (2023)
(October-December)

الطاف حسین حالی 1837 میں پانی پت میں پیدا ہوئے، حالی کو پانی پت اور دہلی میں باقاعدہ تعلیم کا موقع نہیں ملا- فارسی، عربی، فلسفہ و منطق اور حدیث و تفسیر کی کتابوں کا بغیر کسی نظام کے مطالعہ کیا- محمد حسین آزاد نے مشاعروں کی طرح رکھا جس میں شاعروں نے ایک ہی موضوع پر اپنی نظمیں سنائیں- حالی کی چار نظمیں ” حب وطن “،”برکھارت “ نشاط امید اور مناظرہ” رحم وانصاف“انہی مشاعروں کے لیے لکھی گئی ہیں - پھر سرسید کی ترغیب پر مثنوی ”مدو جزر اسلام “لکھی جو مسدس حالی کے نام مشہور ہوئی اس کے بعد حالی نے ”حیاتِ سعدی “ لکھی جو اردو کی بااصول سوانح نگاری کی پہلی اہم کتاب ہے -

ان اساتذہ سخن کے بعد اگلا دور مولانا الطاف حسین حالی کا آتا ہے جہاں اردو نظم جدید دور میں داخل ہوتی ہے اور اس جدید اردو نظم پر مذہبی اثرات سب سے نمایاں طور پر دیکھے جا سکتے ہیں-اسی دوران میں اردو نظم میں مذہبی خیالات کے احیاء کی بات کی گئی-محمد حسین آزاداسی انجمن سے وابستہ تھے- مولانا محمد حسین آزاد کی نظموں پر بھی اسلامی اثرات نظر آتے ہیں-انھوں نے نظم کو آسان کیا اور آسان زبان میں مذہبی موضوعات کو بیان کیا اور ان کے ہم عصر مولانا حالی، مولوی عمرجان دہلوی، مرزا عبداللہ بیگ، مرزا محمود بیگ، شاہ نواز حسین ہما، عطاء اللہ خاں عطا، منشی لچھمی دہلوی، مولوی گل محمد عالی، صغر علی فقیر، ملا گل محمد عالی، منشی شیخ اللهی بخش رفیق، مولوی فصیح الدین انجم، مفتی مام بخش رئیس، پنڈت کرشن دہلوی اور دیگر اشعار نے اردو نظم کے شعور کو مذہبی رنگ کے ساتھ پیش کیا، اور ان کی نظموں میں مذہبی اور معاشرتی موضوعات پر بات چیت کی گئی- مذہبی رجحانات کے ساتھ ان کی نظموں میں زبان کی سادگی اور صفائی کا استعمال کیا گیا، جو آج بھی ان کی اشعار کو معاشرتی اور مذہبی موضوعات پر غور کرنے کیلئے مقامیت دیتا ہے نظم کایہ حصہ دیکھیے جو جس میں مذہبی رنگ نمایاں ہے-

ہیں شکر گزار تیرے برسات
انسان سے لے کے تاجمادات
دنیا میں بہت تھی چاہ تیری
سب دیکھو رہے تھے راہ تیری
تجھ سے کھلا یہ راز فطرت
راحت ملتی ہے بعدِ کلفت
شکریہ فیض عام تیرا

پیشانی دہر پر ہے لکھا
گلشن کو دیا جمال تونے
کھیتی کو کیا نہال تونے(1)

اسی طرح رحم اور انصاف دنیا کے ہر مذہب کا بنیادی تصور ہے-عیسائیت،یہودیت اور اسلام کے علاوہ ہندو مت،بدھ مت اور پارسی مذاہب میں انصاف کو بہت بلند مقام حاصل ہے کیونکہ معاشرہ اور مملکت بغیر انصاف کے قائم نہیں رہ سکتے-حالی نے اس موضوع کو یوں بیان کیا ہے-قیام عدل اسلام کا اور دیگر الہامی مذاہب کا بھی موضوع ہے جو اس نظم میں بھی بیان ہو اہے:

ایک دن رحم نے انصاف سے جاکر پوچھا
کیا سبب ہے کہ ترا نام ہے دنیامیں بڑا
نیک نامی سے تری سخت تحیر ہے ہمیں
ہاں سنیں ہم بھی کہ ہے کون سی خوبی تجھ میں
دوستی سے تجھے کچھ دوستوں کی کام نہیں
آنکھ میں تری مروت کا کہیں نام نہیں
اپنے بیگانے ہیں سب تیری نظر میں یکساں
دوست کو فائدہ تجھ سے نہ دشمن کو میاں(2)

مولانا الطاف حسین حالی کی ان نظموں کی موضوعاتی نوعیت اخلاقی مضامین کی ہے اور یہ مضامین مذہب سے کسی نہ کسی طریقے سے اپنے الحاقات رکھتے ہیں- حالی کا دوسرا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے اسلام کے لیے شاعری کی توجیہ کی، کیونکہ اردو شاعری میں پہلی بار

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.2, Issue.4 (2023)
(October-December)

۱سلامی تعلیمات کو حالی نے ۱یک مضبوط فکری نظام کے تحت مقبول کیا- حالی نے ۱ردو شاعری میں ۱سلامی رجحان کی بنیاد ڈ۱لی- ۱س کے علاوہ حالی کی شاعری قوم کو بید۱ر کرنے کا ذریعہ تھی-

مولانا حالی جیسے اہم شاعر کی شاعری کا مقصد تباہ حال مسلم قوم میں بیداری اور جذبے کو بڑھانا تھا تاکہ وہ دنیا کے حکمران بن سکیں اور مسلمانوں کو دوبارہ عزت و قدرت حاصل ہو سکے- ان کی شاعری میں مختلف موضوعات پر اشعار اور نظمیں شامل ہیں جو ان کے مقصد کو پیش کرتی ہیں-مولانا حالی کا اہم مقصد تعلیم اور تربیت کی اہمیت کو بڑھانا تھا تاکہ مسلمانوں کو علم و فہم کی روشنی میں لے کر جذبے کو بڑھایا جا سکے- وہ انقلاب کی روشنی میں مسلمانوں کو تعلیم اور خودی کی راہوں کی طرف رہبری کرنے کی طرف راغب کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ اپنے حقوق کو حفظ کر سکیں اور دنیا کے حکمران بن سکیں-

مولانا حالی کی شاعری میں قومیت کے احساس کو بھڑھانے کی اشعار بھی شامل ہیں جو مسلمانوں کے بیچ اتحاد اور اتحاد کو مضبوط کرنے کی راہ میں مدد فراہم کرتے ہیں- ان کی شاعری مسلم قوم کو ایک تحریکی روح میں جگانے کی کوشش کرتی ہے تاکہ وہ اپنے مقصدوں کی طرف قدم بڑھ سکیں اور دنیا کے حکمران بن سکیں-

مولانا حالی کی شاعری میں ان کے مقصد کو حاصل کرنے کی راہوں کی تلاش، انقلابی جذبے، اور تعلیم کی اہمیت کو بیان کرنے والی شاعری شامل ہے جو مسلمانوں کو عزت و قدرت کی پسینہ چھونے کی راہ میں رہبری کرتی ہے-

- ۱س لیے ۱ن کی شاعری میں ۱سلامی روح ہے- یہ ۱سلامی جذبہ ۱ن کی نظموں میں پوری طرح بید۱ر نظر آتا ہے- ۱ن کی شاعری ۱ردو ۱دب میں ۱یک تحریک ۱ور رجحان ہے- حالی نے ۱پنے شاند۱ر ماضی کی جھلک دکھا کر قوم کو بید۱ر کرنے کی کوشش کی- ۱نہوں نے ۱س طرح ہندوستان کے مسلمانوں کے مذہبی زو۱ل پر ۱فسوس کا ۱ظہار کیا ہے-۱س نظم میں ۱سلامی ۱قد۱ر کے مسلمانوں میں ۱نحطاط پذیر ہونے کے ۱لمیے کو بیان کیا ہے:

ہماری ہر ۱یک بات یہ سفلہ پن ہے
کمینوں سے بدتر ہمار۱ چلن ہے
لگا نام آبا کو ہم نے گہن ہے
ہمار۱ قدم تنگ ۱ہل وطن ہے
بزرگوں کی توقیر کھوئی ہے ہم نے

(3)

عرب کی شرافت ڈبوئی ہے ہم نے

مولانا حالی کی "مدو جزر لاسلام" اور ان کی معروف نظم "مسدس حالی" ایسی اہم اشعار ہیں جو ان کی زندگی اور شاعری کی اہمیت کو نشان دیتے ہیں. "مدو جزر لاسلام" ایک نظم ہے جو ان کی تعلیمات کی تشہیر اور اسلامی تعلیمات کی ترویج کے لئے موثر ثابت ہوتی ہے. اس نظم میں مولانا حالی اپنے علم و عقائد کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ منسلک کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ایک اصولی راہ پر لے جانے کا پیغام دیتے ہیں.

"مسدس حالی" ایک اور مشہور نظم ہے جو ان کی شاعری کی قیمتی کنوچ کو اجاگر کرتی ہے. اس نظم میں مولانا حالی نے اپنے اہم اصول اور عقائد کو قوی الفاظ میں بیان کیا ہے. انہوں نے اس نظم میں اسلامی تعلیمات کی اہمیت کو اور مسلمانوں کی اصولیت کو نشان دیا ہے. ان کی شاعری میں تاریخی واقعات، آیات، حدیث اور معاصر مسائل کو ایک ساتھ پیش کیا گیا ہے تاکہ مسلمانوں کو اپنی حالات کو بہتر سمجھنے اور ان مسائل کا حل تلاش کرنے کی راہوں کو دکھایا جا سکے.

مولانا حالی کی نظموں میں علم، تعلیم، اخلاقیت، انصاف، اور اصولیت کے اہم پیغامات شامل ہیں جو مسلمانوں کو ایک اصولی روشنی میں راہ دکھاتے ہیں اور ان کی ترویج اور تعلیمات کو بڑھانے کی راہ میں مدد فراہم کرتے ہیں.اس امر کی طرف اشارہ حالی نے مسدس کے مقدمۂ اول میں خود ان الفاظ میں کیا:

> "اس میں تاریخی واقعات ہیں یا چند آیتوں اور حدیثوں کا
> ترجمہ ہے یا آج کل قوم کی حالت ہے اس کا صحیح صحیح
> نقشہ کھنچا گیا ہے۔(4)"

مولانا حالی کی "مدو جزر لاسلام" نظم اور "مسدس حالی" میں انہوں نے اہم اسلامی موضوعات کو جگہ جگہ سے بیان کیا ہے اور ان موضوعات کو مختلف علوم کی بنیاد پر بنایا ہے. ان کی شاعری میں قرآنی مواد کی عظمت اور اہمیت کو بڑھایا گیا ہے. ان کے اشعار میں مسلمانوں کی معاشرتی حالت اور زوال کو بھی تشہیر دی گئی ہے اور وہ امید اور ترقی کی راہوں کو بھی دکھاتے ہیں.

مولانا حالی نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو اپنے دین اور تعلیم کی اہمیت کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی. ان کی نظموں میں عربی اور اسلامی مفاہیم کو سمویا گیا ہے تاکہ

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.2, Issue.4 (2023)
(October-December)

مسلمانوں کو اپنے دین کی ہوس کو دوبارہ جگانے کی راہ دکھائی جا سکے. انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو قرآن کی تعلیمات کی قیمتی باتوں کا احوال کرنے کی طرف منتقل کیا ہے.

مولانا حالی کی نظموں میں قوم کے اصولی اور عقائدی مسائل کو بھی پیش کیا گیا ہے اور ان کی شاعری میں مسلمانوں کو اپنی اصولیت اور قوت کی پسینہ چھونے کی راہ دکھائی گئی ہے. ان کی نظموں میں ایک مستقبل کی تشہیر اور ترقی کی امید کا بھی پیغام ہے.

یہی وجہ ہے کہ انہوں نے پوری نظم میں قرآن حکیم کے موضوعات کو سمویا ہے۔اس حوالے سے محمد سلیم اپنے مضمون ”حالی کی شاعری میں عربی و اسلامی اثرات“ میں لکھتے ہیں:

”وہ نہ صرف اپنی شاعری میں قرآن کریم کی آیات سے
اقتباسات پیش کرتے ہیں بلکہ بعض قرآنِ کریم کی آیات کا
مفہوم بخوبی اشعار کی صورت میں بیان کرتے ہیں۔[5]“

حالی نے امت مسلمہ میں جس چیز کے احیاء کی بات اس نظم میں کی ہے،وہ توحید باری تعالیٰ ہے۔مسدس میں کئی مقامات پر انہوں نے توحید باری تعالیٰ کی بات کی ہے۔یوں ان کی نظم پر تصور توحید کے اثرات بڑے نمایاں ہیں۔توحیدِ باری تعالیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے حالیؔ لکھتے ہیں:

کہ ہے ذاتِ واحد عبادت کے لائق
زبان اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرمان اطاعت کے
لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
لگاؤ تو لَو اس سے اپنی لگاؤ [6]
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

مولانا حالی کی "مسدس" ان کی اہم تصانیف میں سے ایک ہے جس میں وہ اسلامی رسالت کے موضوع پر نظر رکھتے ہیں. ان کی "مسدس" مخصوص مقام اور مرتبہ رکھتی ہے، اور اس کے ذریعے وہ اسلامی رسالت کو نمائندگی کرتے ہیں.

مولانا حالی نے "مسدس" میں اسلامی موضوعات کو بیان کیا ہے اور قرآن پاک کے موضوعات کو بھی ہل کیا ہے. وہ اس نظم کے ذریعے قرآن کی تعلیمات کو زندگی کی روشنی میں لے کر آئے ہیں.

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.2, Issue.4 (2023)
(October-December)

مسدس میں انہوں نے رسالت کی اہمیت اور اس کا پیغام پیش کیا ہے. ان کا مقصد اسلامی معاشرت کو ترقی اور تعلیم کی روشنی میں بہتر بنانا ہے.

سورة الأنبياء: 107 میں رشاد باری تعالیٰ ذکر کرتی ہے کہ "اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا"- مولانا حالی اپنی نظم میں اس رحمت کا اظہار کرتے ہیں اور اسلام کو انسانیت کے لئے ایک رحمت اور ہدایت کا ذریعہ بنانے کی راہوں کو بتاتے ہیں.

مولانا حالی کی "مسدس" نظم ایک اہم اور موثر طریقہ ہے جس کے ذریعے وہ اسلامی تعلیمات کو اور رسالت کی اہمیت کو عوام کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں. ان کی شاعری مسلمانوں کو اپنے دین کے اصولوں اور قیمتوں کو بیشتر سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی راہ دکھاتی ہے.اس حوالے سے دیکھئے کہ کس طرح حالی اس مضمون کو بیان کرتے ہیں:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا (7)

مولانا حالی کی نظموں میں قرآن حکیم کی اہمیت اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا موضوع اہمیت سے پیش کیا گیا ہے. وہ اپنی نظموں میں قرآن کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کے اہم مفاہیم کو بیان کرتے ہیں اور ان کی شانداری کو ظاہر کرتے ہیں-

قرآن حکیم کی روشنی میں، مولانا حالی نے اسلامی تعلیمات کو سمجھانے کی کوشش کی ہے اور قرآن کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے. ان کی نظموں میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی بات کو بھی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے. ان کی نظموں میں ان کے پیغامبر کی عظمت اور ان کی شان کو بڑی جذبے و شوق سے بیان کیا گیا ہے-

مولانا حالی کی نظموں میں قرآن حکیم اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو زیبا طریقے سے پیش کیا گیا ہے تاکہ مسلمانوں کو اپنے دین کی اہمیت کو سمجھانے کی راہ دکھائی جا سکے. ان کی نظموں میں ان کی شاعری کی روشنی میں قرآن اور پیغامبر کی عظمت کو نمایاں کیا گیا ہے اور ان کی تعلیمات کو مسلمانوں کے دلوں میں بسایا گیا ہے-

نبوت نہ گر ختم ہوتی عرب پر
کوئی ہم پر مبعوث ہوتا پیمبر (8)

حالی نے مسدس میں ظہور اسلام سے لے کر مسلمانوں کے عروج اور پھر مسلمانوں کے زوال کی کہانی کو اس طرح باہم شیروشکر کیا ہے کہ یہ نظم اسلامی تاریخ کا ایک روشن منظوم

باب بن گئی ہے۔ نظم کا مقصد مسلمانوں میں اس اخلاقی و مذہبی زبوں حالی کی تلافی کرنا مقصود تھا جس کی وجہ سے مسلم امہ زوال پذیر تھی۔ حالی نظم "مساوات "میں مذہب اسلام کے بارے میں کچھ یوں کہتے ہیں:

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدٰا کا
کہ ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں[9]

مولانا الطاف حسین حالی نے نظم ''اسلامی مساوات'' کے آخری بند میں تفرقہ، اونچ نیچ اور تفرقہ میں مبتلا لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان ہونے کے ناطے آپ کا عقیدہ اللہ کے آخری نبی اور کتاب الٰہی پر ہے۔ حق، یعنی قرآن پاک۔ بلکہ کامل ایمان بھی ہو۔ دین اسلام کے مطابق قرآن کریم ہر عمر کے لوگوں کے لیے رہنما ہے۔

"تمام مخلوق خدا کا کنبہ ہے اللہ کے نزدیک خلق میں پسندید ہ تر وہ ہے جو اس کے کنبے سے حسن سلوک کرے[10]"

مولانا حالی نے اپنی شاعری میں تاریخ اسلام کو پیش کیا ہے جس سے ان کے گہرے مطالعہ اور شعور کا پتہ چلتا ہے۔ کوئی مثال نہیں ہے۔ مثال کے طو ر پر وہ کہتے ہیں :

عرب جس کا چرچہ ہے یہ کچھ وہ کیا تھا
زمانے سے پیوند اس کا جدا تھا
ناکشور ستاں تھا ناکشور کشاں تھا
تمدن کا اس پر پڑا نا تھا سایہ
ترقی کا تھا وہاں قدم تک نہ آیا[11]

مولانا حالی کی نظموں میں انہوں نے مذہب اور اسلام سے قبل عرب کی حالت کو خوبصورتی سے بیان کیا ہے. ان کی نظموں میں وہ عرب کی تاریخ کو ایک جدید و زیبا طریقے سے پیش کرتے ہیں. ان کا نظریہ یہ ہے کہ جب سے قلم نے ان کی تاریخ کو لکھنے کا آغاز کیا، تو ان کی شاعری اور ان کی نظریات ایک عہد کی نمائندگی کرتی ہیں.

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.2, Issue.4 (2023)
(October-December)

مولانا حالی نے "مسدس" کے بارے میں وضاحت دی ہے کہ اس نظم کی ذریعے وہ اپنے قوم کو اپنی تاریخ کی اہمیت کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں. وہ ان کی نظموں کے ذریعے اپنی قوم کو تاریخی وقائع کی زبان میں بیان کرتے ہیں اور ان کی شاعری کو ایک نمونہ بناتے ہیں کہ کس طرح ان کی تاریخ کو قلم سے قلم بنا دیا گیا ہے.

مولانا حالی کی نظموں میں انہوں نے عرب معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا ہے اور ان کی شاعری کی زبان میں عرب کی حالت کو نمایاں کیا ہے. ان کی نظموں میں انہوں نے مذہبی تعلیمات کو متاثر کر کے ان کی تاریخی اہمیت کو ظاہر کیا ہے-جب کہ خود خواجہ الطاف حسین حالی نے مسدس کے بارے میں یوں وضاحت کی ہے-

> "اس مسدس کے آغاز میں پانچ سات بند تمہید کے طور پر لکھ کر عرب کی ابتر حالت کا خاکہ کھینچا ہے، جو ظہورِ اسلام سے پہلے تھی اور جس کا نام اسلام کی زبان میں جاہلیت رکھا گیا تھا، پھر کوکب اسلام کا ظہور ہونا اور نبی امّی کی تعلیم سے اس ریگستان کا سرسبز وشاداب ہوجانا اوراس ابررحمت کا برا بھرا چھوڑ جانا اور مسلمانوں کا دینی ودنیوی ترقیات میں تمام عالم پر سبقت لے جانا بیان کیا ہے۔ اس کے بعد ان کے تنزّل کا حال لکھا ہے اور قوم کے لیے اپنے بے ہنر ہاتھوں سے ایک آئینہ بنایا ہے جس میں آکر وہ اپنے خدوخال دیکھ سکتے ہیں کہ ہم کون تھے اور کیا ہوگئے-(12)"

حالی نے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے درد ناک آہ نکالی جو "مد"اور کبھی "جزر" کی صورت میں ہچکیوں میں ڈھلتی خون آشام آنسوؤں کی شکل میں پھوٹ پڑی اور درد مندی میں ڈوبے ہوئے لہجے نے دلوں کو گداز آثار کیا-امت مسلمہ کے گرنے اور مسلمانوں کی عظمت کے خاتمے کا جو دکھ انھیں تھا-

حالی نے قلوب واذہان کو نئی اپج اور فکر کو نئی روش دی تاکہ رائیگانیٔ بے حساب کا احساس لطیف پیدا ہونے کی کوئی صورت نکل سکے-مسدس کے سارے کینوس پر مذہب اسلام کے قوی تر اثرات واضح نظر آتے ہیں بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ حالی کی نظم نگاری کا مخرج و منبع اسلام اور اسلامی تاریخ کے سوا کچھ نہیں-اس نے مذہبی ادب کو جس طرح سے اردو ادب کے ساتھ باہم شیر و شکر کیا،اس سے مذہب کو اپنے اثرات نظم پر مرتب کرنے میں اور

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.2, Issue.4 (2023)
(October-December)

زیادہ آسانی ہو گئی جس کا دائرہ انتہا اقبال کی نظم نگاری ہے اور جو"شکوہ وجواب شکوہ"پر منتج ہوتے ہیں- حالی نے بات مذہب اسلام سے قبل عرب کے بدوؤں سے شروع کی جس سے اس وقت کی مذہبی رسمات اور لوگوں کی ایمان و یقین بخوبی روشنی پڑھتی ہے:

کہیں آگ پجتی تھی واں بے محابا
کہیں تھا کواکب پرستی کا چرچا
بہت سے تثلیث پر دل سے شیدا
بتوں کا عمل سُو بسُو جا بجا تھا
کرشموں کا راہب کے تھا صید کوئی
طلسموں میں کاہن کے تھا قید کوئی
قبیلے قبیلے کا اک بت جدا تھا
کسی کا ہُبل تھا کسی کا صفا تھا
یہ عزا پہ وہ نائلہ پہ فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا[13]

مذہب اسلام سےقبل کئی طرح کے مذاہب کا ذکر حالی نے اپنے ان اشعار میں کیا کہیں تو لوگ آگ اور ستاروں کی پرستش کرتے تھے تو کہیں بتوں کو خدا مانا جاتا تھا اس کے علاوہ عرب کاہنوں (یہودی علماء) اورعیسائی راہبوں کا چرچا تھا- اسلام ایک ضابطہ حیات اور ایک کامل دین کے ساتھ ساتھ مکمل نظام حیات بھی رکھتا ہے- یہی وجہ ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی تبلیغ شروع کی تو آپ نے اپنے آپ کو ایک ایسی قوم میں گھرا ہوا پایا جو جہالت میں ڈوبی ہوئی تھی، عرب قوم- یہ مختلف قبیلوں میں بٹا ہوا تھا اور ہر قبیلے کا اپنا سردار اور پوجا کے لیے اپنا اپنا بت تھا-

نہاں ابر ظلمت میں تھا مہر انور
اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے
نہ ٹلتے تھے ہر گز جو اڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے

GUMAN ISSN Online : 2709-4162 ISSN Print : 2709-4154
Volume.2, Issue.4 (2023)
(October-December)

تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑ ابڑھانے پہ جھگڑا
لبِ جُو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یونہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں
یونہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں[14]

مولانا حالی نے اپنی نظموں میں مذہب اور اسلام سے قبل عرب کی مذہبی بدحالی کو بیان کیا ہے. وہ عرب کی تاریخ کو ایک زاویہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی شاعری میں عرب کی فطرت کو اور ان کے معاشرتی حالات کو بیان کیا ہے-

حالی نے اپنی نظموں میں عرب کی فطرت کو باغیانہ اور قبیلی تصور کی طرف اشارہ کرتے ہیں. وہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی موقع ملتا تھا تو عرب قبائل بغاوت اور جھگڑے کی طرف متجھلم ہو جاتے تھے. عرب کی قبائل کے سردار، جو جھگڑے کے حامی ہوتے تھے، ان کے ساتھ جنگ کرنے میں مقدس کمیتم کرتے تھے.

مولانا حالی نے اپنی نظموں میں عرب معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا ہے تاکہ مسلمانوں کو اپنی تاریخ کی زیبائی کو سمجھانے کی راہ دکھائی جا سکے. وہ اپنی نظموں کی ذریعے مذہبی اصولوں کی اہمیت کو اور ان کے اصولوں کو عرب معاشرے کے ساتھ جڑنے کی بنیاد بناتے ہیں-مزید کہتے ہیں کہ:

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور
کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جا کر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی
تعیش تھا ، غفلت تھی ، دیوانگی تھی
غرض ہر طرح ان کی حالت بُری تھی

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.2, Issue.4 (2023)
(October-December)

بہت اس طرح ان کو گزری تھی صدیاں
کہ چھائی ہوئی نیکیوں پر تھیں بدیاں[15]

اسلام کی آمد سےقبل عورت بہت مظلوم اور معاشرتی اور سماجی عزت و احترام سے محروم تھی اسے تمام برائیوں کے سبب قابل نفرت تصور کیا جاتا تھا اہل عرب کے عورت سے اس بدترین رویےکو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا :

”اور وہ اللہ کے لیے (کچھ یعنی بیٹیاں) جسے وہ خود ناپسند کرتے۔[16]“

عربوں کی جہالت کو اسلامی تاریخ میں جس مفصل انداز میں بیان کیا گیا ہے،حالی نے اس سے زیادہ جمال آثار انداز میں منظوم شکل میں پیش کیا ہے-عربوں کی جہالت ضرب المثل کی حیثیت رکھتی تھی-اس کی طرف جناب امام علی علیہ السلام نے بڑے خرد افروز الفاظ میں حقائق بیان فرمائے ہیں-ملاحظہ کیجئے:

ا”ن اللہ بعث محمدا ص۔۔وانتم۔۔فی شر دار،منیخون بین حجارۃ خشن،وحیات صم۔“

”خدانے اس وقت رسالت مابﷺ کو مبعوث کیاجب تم بدترین علاقہ کے مالک تھے،ناہموار پتھروں اور زہریلے سانپوں کے درمیان بودوباش رکھتے تھے۔[17]“

حضور پاک کے آنے سے قبل عربوں کو نعائم خدا کے استعمال کا درست طریقہ معلوم نہیں تھا اور وہ غلط طریقے سے استعمال کرتے تھے-وہ قرابت داروں سے قطع تعلق کرتے تھے اور سفاکی کے ساتھ قتل و غارت کرتے تھے-

”امیرالمومنین علی ابن ابی طالب فرماتے ہیں:

”وتسفکوں دمائکم وتقطعون ارحامکم“

" یعنی تم ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے اور قرابت داروں سے بے قطع تعلقی کر لیتے تھے۔[18]“

اس قتل و غارت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تاریخ عرب میں 7100 جنگوں کا ذکر ملتا ہے اور ان میں سے بعض جنگیں سو سال سے بھی زیادہ طویل جنگیں چلتی رہیں-ایک جنگ جو ”حرب برصوص“ کے نام سے جانی جاتی ہے،بکری کے تھن پر لڑی گئی جو پانچ سو سال تک دو قبیلوں میں جاری رہی-حضور پاک نے اس طرح کے بت پرست انسانوں کو توحید،امن و محبت اور انسانیت کا پیکر بنا دیا-اسلام دین محبت اور دین انسانیت ہے-اسلام انسانیت سے ہمدردی، محبت، رواداری اور حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے-اسلام سے زیادہ انسانیت دوست کوئی اور مذہب

کرہ ارض پر نہیں ہے-یہی وجہ ہے کہ ایسی جہالت کی حامل دنیا کو اللہ نے یونہی نہیں چھوڑا بلکہ اس میں نبی آخر الزماں کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجااور حالی حضور پاکﷺ کی دنیا میں آمد کا ذکر کچھ ان الفاظ میں کرتے ہیں :

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا
یہ چالیسواں سال لطف خدا سے
کیا چاند نے کھیت غار حرا سے
وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا
رہا ڈرنہ بیڑے کو موج بلا کا
ادھر سے ادھر پھر گیا رُخ ہوا کا (19)

مولانا حالی نے اسلام کے عہد عروج کو بڑے مفصل انداز میں بیان کیا ہے اور موثر انداز میں بتلایا ہے کہ کس طرح مسلم امت تہذیب و تمدن اور خزائن علم کے بے بحر بے کنار کی وارث

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.2, Issue.4 (2023)
(October-December)

تھی-حتیٰ کہ یونانیوں کے گڑے مردے اکھاڑ کر انھیں زندہ کرنے والے مسلمان ہی تھے اور یہی مسلمان تھے جنھوں نے دنیائے یورپ کو علم کے حروف ابجد سکھائے جب ان کی گردنیں اپنی ہی جہالت میں دھنسی ہوئی تھیں-

مسلمانوں کےمذہب اسلام کے عروج کے بعد ان کی زوال کی کہانی کو بھی حالی نے انتہائی در دناک انداز میں بیان کیا ہے اور اس کی جو تصویر کھینچی ہے،بلا شبہ اسے دیکھ کر ہر مسلمان کا دل کُڑھتا ہے مسدس حالی ایک ایسی انگشتری ہے جس میں اسلامی عہد عروج و زوال کے واقعات کے نگینے جڑے ہیں تو بے جا نہ ہوگا- نظم کیا ہے، ایک ایسا جامِ جم ہے جس میں ہم امت مسلمہ کے زوال پر ہم حالی کو ماتم کناں دیکھتے ہیں اور ہمارا دل بھی ان کی حالت پر رقت سے بھر آتا ہے-مسدّس حالی امت مرحوم کا ایک مرثیہ ہے-اسلامی اقدار مٹتی چلی گئیں، ایسے میں اسلام کا بھولا ہوا سبق حالی انھیں یاد دلاتا ہے:

یہ پہلا سبق تھا کتابِ ہدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دو سرا کا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ وِلا کا (20)
یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

مولانا حالی کی نظموں میں اسلامی تعلیمات کے اہم موضوعات کو بڑی موثریت سے پیش کیا گیا ہے. ان کی نظموں نے مذہبی موضوعات کو متاثر کر کے قومی اور انسانی حیثیت میں اہمیت دی ہے. ان کی شاعری مذہبی اصولوں اور قیمتوں کو انسانوں کے دلوں میں داخل کرتی ہے اور ان کے مشائی اصولوں کو سامنے لاتی ہے.

حالی کی نظموں میں انہوں نے اسلامی تعلیمات کو انسانوں کی روزمرہ زندگی کے ساتھ منسلک کیا ہے. ان کی شاعری مذہبی تعلیمات کی اہمیت کو اور ان کے اصولوں کو قومی و جامعتی تشہیر دینے کا ذریعہ بنتی ہے. ان کی نظموں میں انہوں نے اہم موضوعات کو جواب دینے کی کوشش کی ہے اور ان کی شاعری کو ایک ذریعہ بنایا ہے تاکہ انسانوں کو اپنی اخلاقی اور دینی ذمہ داریوں کو سمجھنے میں مدد مل سکے.

GUMAN ISSN Online : 2709-4162 ISSN Print : 2709-4154
Volume.2, Issue.4 (2023)
(October-December)

حالی کی نظمیں اسلامی موضوعات کو ایک مؤثر اور زیبا طریقے سے پیش کرتی ہیں اور مختلف قوموں اور جماعتوں کو ان کی شاعری سے متاثر کیا ہے. ان کی شاعری مذہبی علماء اور عوام کے درمیان اہم پیغامات کو منتقل کرتی ہے اور ان کی تعلیمات کو معاشرتی سلامتی کے لئے بنیاد بناتی ہے. -

حوالہ جات

1- الطاف حسین حالی، خواجہ، مشمولہ:برکھارُت، لکھنو :اترپردیش اکادمی،۱۹۸۸ء،ص ۲۰
2- ایضاً،ص۲۸
3- ایضاً،ص۵۲
4- الطاف حسین حالی،دیباچہ مسدس حالی، لاہور: تاج کمپنی لمیٹڈ،س-ن،ص۶
5- محمدسلیم،حالی کی شاعری میں عربی و اسلامی اثرات،لاہور:فنون، شمارہ ۲۹، ۲۰۰۲ء،ص ۱۳۴
6- الطاف حسین حالی،دیباچہ مسدس حالی، لاہور: تاج کمپنی لمیٹڈ،س-ن،ص۶
7- ایضاً،ص ۶۵
8- ایضاً،ص ۲۵
9- ایضاً،ص ۳۳
10- احادیث نبوی www.rekhta.com.retrived on 22/12/2021 at 10pm
11- الطاف حسین حالی،خواجہ، دیباچہ مسدس حالی، لاہور: تاج کمپنی لمیٹڈ،س-ن، ص۸

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.2, Issue.4 (2023)
(October-December)

12- ایضاً،ص۹

13- ایضاً،ص۱۴

14- ایضاً،ص۲۵

15- ایضاً،ص ۳۱

16- القرآن

17- علی ابنِ ابی طالب، نہج البلاغہ، خطبہ نمبر۹، مترجم: علامہ میرواعظ کاشفی، کراچی:زریون اکیڈمی، ۱۹۵۶ء، ص۹۳

18- ایضاً،ص۹۵

19- خواجہ الطاف حسین حالی، مسدس حالی،لاہور:تاج کمپنی لمیٹڈ، ایضاً،ص۲۸

20- ایضاً،ص۳۰